افکار و آراء

جناب ایڈیٹر صاحب

میں اپنی استعداد کے مطابق شاہ ولی اللہ صاحب کی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں لبعض احادیث میں جو تھوڑے بہت اختلافات پائے جاتے ہیں اور خاص کر ائمہ فقہ کے آپس کے بعض اختلافات، یہ مجھ جیسے اکثر لوگوں کے لئے باعث تشویش بنتے ہیں۔ اس بارے میں مجھے شاہ صاحب کی کتاب "خیر کثیر" کی ایک عبارت بڑی پسند آئی ہے۔ اس کا ترجمہ میں یہاں نقل کر رہا ہوں۔

امام ابوالحسن اشعری کے مذہب کو ہم وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور ہماری رائے میں وہ صحابہ کے مذہب کے مطابق ہے، اور اسی کا تمثل ہے۔ اس کا مسلک ارادۂ متجددہ کی فروع اور اس کے ماتحت ہے۔ اس کے علم و معرفت کا دارومدار اسی پر ہے۔ یہ اصول اس کے پیش نظر رہتا ہے کہ ہر ایک غیر ضروری تفصیل کو نظر انداز کیا جائے۔ اگر تم کو صحابہ کے مذہب پر عبور حاصل ہے تو تم اس نتیجے پر پہنچو گے کہ امام موصوف کا مذہب درحقیقت اس کے مطابق ہے۔

اعمال کے متعلق ہمارا نظریہ یہ ہے کہ احادیث کی چھان بین کی جائے۔ اور فقہ اور درایت کے ساتھ ان کے مطابق اپنے اعمال کو درست کیا جائے۔ حکیم ربانی کے نزدیک قیاسات میں سے صرف وہی مقبول ہے، جو قیاس جلی ہو یا وہ قیاس خفی جس کی بنا

مصلحت عامہ پر ہو۔ جو لوگ اتباع رائے میں تعمق کرتے ہیں، وہ قطعاً اہل سنت نہیں۔

صحابہ سے جو اختلاف احادیث کی روایت کرنے میں واقع ہوا ہے، اس کے کئی اسباب ہیں:۔ ایک تو یہ کہ وہ اکثر روایت بالمعنیٰ کرتے ہیں۔ دوسرے ایک راوی کسی عبارت یا کسی فقرے کو حدیث میں سے حذف کر دیتا برخلاف اس کے دوسرا راوی اسے بیان کر دیتا۔ تیسرے ایک راوی کو کچھ وہم سے ہو جاتا تھا، اور اس لئے اس کی تعبیر دوسرے راویوں سے مختلف ہوتی تھی۔ چوتھے بعض اوقات نسیان کی وجہ سے اختلاف ہو جاتا اور ایک لفظ دوسرے سے بدل جاتا۔

آیات کی شان نزول میں اس لئے اختلاف پیدا ہوا کہ بسا اوقات جب صحابہ کرام کسی آیت کی تفسیر کرنے لگتے۔ تو اس کی مصداق واضح کرنے کے لئے کوئی قصہ بطور مثال بیان کرتے یا کوئی ایسا واقعہ سناتے، جو عہد نبوت میں واقع ہوا ہوتا۔ اور اس آیت میں جو حکم کلی تھا اس کی جزئیات میں سے ہوتا۔ یہ سنکر راوی خیال کرتا کہ آیت کے نزول کا سبب بعینہٖ وہ قصہ یا واقعہ ہے، اور اس کے بارے میں یہ آیت یا آیات نازل ہوئیں۔ وقت نزول میں اختلاف پیدا ہونے کا باعث یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی واقعہ کے پیش آنے پر کلام مجید کی کسی آیت یا آیات سے استشہاد فرماتے یا اس واقعہ کا حکم اس آیت یا آیات سے استنباط فرماتے اس سے راوی کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ اسی واقعہ کے لئے یہ آیت یا آیات نازل ہوئی ہیں۔

احکام شرعیہ کے متعلق جو اختلاف صحابہ میں پیدا ہوا، اس کا باعث یہ ہے کہ آپؐ کی سنتیں مختلف ہیں۔ کسی نے ایک پر عمل کیا، کسی نے دوسری سنت کی پیروی کی۔ یا یہ کہ دو صحابیوں نے بیک وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی عمل کرتے دیکھا۔ یا آپؐ کی حدیث سنی لیکن ایک نے اس کی ایک طرح پر توجیہ کی، دوسرے نے اس کو کسی اور علت یا جہت پر محمول کیا۔ وقت اور جگہ اور آراء مختلفہ کی بنا پر اکثر مصالح میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایک ہی سوال کے دو مختلف جواب ہو سکتے ہیں۔ راوی اکثر اس بات کو نظر انداز کر دیا کرتے تھے۔ صحابہ کا درجہ کمال بھی مختلف ہے کوئی تو متوسط منزل پر ہے کوئی خلیفہ ہونے کی استعداد رکھتا